Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ **الفضل** ربوہ
فون: ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
(ایڈیٹر) نسیم سیفی
جلد ۳۹-۷۴ | اتوار ۱۹ ذی الحجہ ۱۴۰۹ھ، ۲۳ وفا ۱۳۶۸ہش، ۲۳ جولائی ۱۹۸۹ء | نمبر ۱۶۶

اخبار احمدیہ

لندن سیدنا و امامنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اہم خدماتِ دینیہ میں مصروف ہیں۔ صد سالہ جشن تشکر کے سال کے اعتبار سے حضور کی مصروفیات کئی گنا بڑھ چکی ہیں۔ اس میں ممالکِ غیر کے دوروں کی مصروفیات شامل ہو چکی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے فضل و کرم سے ہمارے محبوب امام اور آقا کو اپنی تائید و نصرت سے نوازے اور حضور کے جملہ مقاصدِ عالیہ کو غیر معمولی کامیابی اور سرفرازی عطا کرے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ کا دورہ مغربی جرمنی، سوئٹزرلینڈ اور فرانس

برن اور جینیوا (سوئٹزرلینڈ) میں مجالس سوال و جواب کا انعقاد

کونسل آف چرچز کی طرف سے حضرت امام جماعت احمدیہ کی خدمت میں لنچ

کونسل کے پریذیڈنٹ نے بائبل کی آیات اور سورۃ فاتحہ پڑھ کر حضور ایدہ اللہ کا استقبال کیا

روانگی برائے برن BERN

۱۸ مئی بروز جمعرات حضور ایدہ اللہ تعالیٰ مع قافلہ سوئٹزرلینڈ کے دار الحکومت برن BERN کے لئے روانہ ہوئے جہاں ایک استقبالیہ تقریب کا اہتمام کیا گیا تھا۔ اس تقریب میں سوئس فارن آفس کے نمائندگان کے علاوہ بعض ممالک کے سفارتی نمائندوں یونیورسٹی سکالرز اور مختلف مذاہب کے نمائندوں نے بھی شرکت کی۔ اس موقع پر کسی خطاب کا پروگرام نہ تھا بلکہ مہمانوں کو سوالات کا موقع دیا گیا۔ چنانچہ مختلف سوالات کے جواب میں حضور انور نے پاکستان میں جماعت کے خلاف چلائی جانے والی تحریکات کا پس منظر اور تاریخ بیان کی۔ حضور نے پاکستان کے قیام اور دین حق کی خدمت کے میدان میں جماعت کی مساعی کا تذکرہ بھی فرمایا۔ حضور نے ایک سوال کے جواب میں پاکستان میں جمہوری حکومت کے قیام کے بعد بھی احمدیوں پر مظالم کے جاری رہنے، صد سالہ جشن کی تقریبات پر پابندی لگائے جانے کا ذکر فرمایا۔ اور بتایا کہ اس سے احمدیوں کے دل سخت زخمی ہوئے ہیں لیکن میں نے اپنی جماعت کو یہی پیغام دیا ہے کہ وہ حوصلہ رکھیں، مسکرائیں اور جشن منائیں۔

ایک بج کر ۲۵ منٹ پر کھانا شروع ہوا تو کھانے کے دوران بھی انہی موضوعات پر گفتگو کا سلسلہ جاری رہا۔ ۲ بجکر ۵۵ منٹ پر یہ تقریب بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی اور ۳ بجکر ۵ منٹ پر حضور انور مع قافلہ جینیوا کے لئے روانہ ہوئے۔

جینیوا میں ورود

جینیوا میں آج احمدیہ صد سالہ ڈنر کی تقریب کا پروگرام تھا۔ یہ تقریبِ عشائیہ جینیوا کے NOVA HILTON HOTEL نووا ہلٹن ہوٹل میں منعقد ہوئی۔ خدّام نے اس تقریب کے آغاز سے پہلے ہوٹل میں جماعتی لٹریچر کی نمائش کا اہتمام کیا ہوا تھا۔ اس قسم کی نمائش کا اہتمام "بینن" کے ہوٹل میں بھی خدّام نے نہایت مستعدی اور عمدگی سے کیا ہوا تھا۔ مہمانوں نے جن میں مسلمان، عیسائی اور ہندو وغیرہ شامل تھے لٹریچر کو دیکھ کر بڑی پسندیدگی کا اظہار کیا اور جماعت کی خدمتِ دین حق اور بنی نوع انسان کی خدمت سے متاثر ہوئے۔ نووا ہلٹن ہوٹل کے ڈنر کے بعد ٹھیک ۹ بجے حضور ایدہ اللہ سٹیج پر تشریف لے گئے۔ اس موقع پر حضور نے کسی خطاب کی بجائے مہمانوں کو خوش آمدید کہتے ہوئے انہیں سوالات کرنے کی دعوت دی۔ اسٹیج پر حضور کے ساتھ مکرم رفیق چانن صاحب کے علاوہ جینیوا شہر کی ڈسٹرکٹ کونسل کے نائب صدر MR. DIGRRECH BEORDE حضور کے ہمراہ تشریف فرما ہوئے۔ اس تقریب میں جو سوالات دریافت کئے گئے ان میں سے بعض درج ذیل ہیں۔

کیا احمدی مسلمان ہیں؟ اگر نہیں تو کیوں؟ دونوں میں کیا فرق ہے؟ اگر حضرت عیسیٰ واپس تشریف نہ لائے تو انسانیت کا کیا بنے گا؟ اقتصادی اور معاشی مستقبل کے متعلق آپ کا کیا نظریہ ہے اور اس میں آپ عورت کو کیا مقام دیتے ہیں؟ کیا خدا نے مذہب بنایا تھا؟ مذہبی راہنما ایک دوسرے سے متفق کیوں نہیں؟ مذاہب اور انسانیت کو اکٹھا کرنے کا کیا طریق ہے؟

ایک ایرانی خاتون نے اس موقع پر سوال کیا کہ امام مہدی کی آمد کا کیسے پتہ چلے گا؟ حضور انور نے ان تمام سوالات کے نہایت تفصیلی اور تسلی بخش جوابات دیئے۔ اس تقریب کے اختتام کے بعد بھی کچھ دیر تک سوالات کا سلسلہ جاری رہا اور آخر ۱۰ بجکر ۳۵ منٹ کے قریب یہ تقریب بحسن و خوبی اختتام پذیر

باقی صفحہ نمبر ۵ پر

میری بیٹی عزیزہ صالحہ صدیقہ کا نکاح ملک عامر رضوان ابن مکرم ملک ناصر الدین صاحب آف محمد نگر لاہور کے ساتھ مبلغ بیس (۲۰) ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد (مؤرخ احمدیت) نے ۱۲ جولائی کو بعد نماز عصر بیت المبارک ربوہ میں پڑھا۔ جملہ احباب جماعت سے رشتہ کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد صادق - وکالت تبشیر)

مکرم مشتاق احمد صاحب جاوید زعیم اعلیٰ انصار اللہ صدر۔ کراچی۔ کے کولہے کی ہڈی میں ایک حادثہ کے نتیجے میں فریکچر ہو گیا ہے۔ ان کا اپریشن متوقع ہے۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل شفایابی عطا فرمائے۔

خریداران مصباح متوجہ ہوں

ڈاک کے اخراجات میں اضافہ کے باعث جو وی پی ۳۶ روپے میں بھجوائی جاتی تھی اور خریدار کو ۴۱ روپے میں وصول ہوتی تھی۔ اب چالیس (۴۰) روپے میں بھجوائی جائے گی۔ اور خریدار کو ۵۰ روپے میں یا اس سے بھی زائد کی وصول ہوگی۔ جو خریدار کے لئے اضافی بوجھ ہے لہٰذا خریداران سے گذارش ہے کہ وہ اپنا چندہ بر وقت بھجوادیں۔ تاکہ وی پی کی ہی نہ جائے۔ اور رسالہ بھی خریداروں کو ملتا رہے۔

چندہ ختم ہونے سے قبل یاد دہانی کروادی جائیگی۔ چندہ ختم ہونے کی صورت میں صرف دو ماہ انتظار کیا جائیگا ورنہ مجبوراً رسالہ بند کرنا پڑے گا۔ اگر خریداران اضافی قیمت پر ہی رسالہ منگوانا چاہتے ہوں تو دفتر کو مطلع کریں۔ شکریہ

(ایڈیٹر مصباح)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: قاضی منیر احمد، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی ربوہ۔ قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۳ وفا ہش ۱۳۶۸   ۲۳ ، جولائی ۱۹۸۹ء

حقیقی کامیابی

کامیابی انسان کے لئے ایک ایسا ہدف ہے کہ بعض اوقات وہ یہ بھی نہیں سوچتا کہ کامیابی ہے کیا اور کس طرح حاصل کی ہوئی کامیابی کو حقیقی کامیابی کہا جا سکتا ہے۔ اور کون سی کامیابی حاصل ہو جانے کے باوجود ناکامی ہی رہتی ہے بلکہ قابل نفرین ناکامی بن جاتی ہے۔

ہندوستان میں احمدیوں اور مسلمانوں کے درمیان مباہلہ ہوا۔ اور خوب کھل کر مباہلہ ہوا۔ تشہیر بھی خوب ہوئی اور لوگوں کے دل خوب گرماتے گئے۔ دیکھئے اب کیا ہوتا ہے۔ کامیابی کی خواہش دونوں طرف پیدا ہونا ایک لازمی امر تھا۔ لیکن اگر جھوٹی کامیابی کو کوئی اپنے سر کا سہرا بنائے تو اس سے بڑھ کر ذلت کی بات کیا ہو سکتی ہے۔ احمدی سمجھتے ہیں اور ہے بھی یہ بات بالکل درست کہ اس معاملہ میں کامیابی اور ناکامی خدا تعالےٰ کے ہاتھ میں ہے۔ وہ خاموش ہیں اور خاموش ہی رہیں گے اور دیکھیں گے کہ خدا تعالےٰ کیا دکھاتا ہے۔ اس کے بالمقابل دوسری جانب کے لوگ اس جلدی میں ہیں کہ کچھ نہ کچھ ضرور کہہ دیا جائے اور اسے اپنی کامیابی کی دلیل بنا کر خدا کے کام کو اپنے ہاتھ میں لے لیا جائے۔ یہی کچھ "تکبیر" کے مدیر نے کیا ہے۔ جھوٹ موٹ یہ کہہ دیا کہ احمدیوں کا فلاں شخص جو اس مباہلہ میں شریک تھا فوت ہو گیا ہے اور اس طرح خدا نے فیصلہ دے دیا ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ خدا نے فیصلہ دے دیا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ اس شخص کے زندہ سلامت ہونے کے باوجود اس کو وفات یافتہ کہہ کر مدیر تکبیر نے رہتی دنیا تک کے لئے اپنی ذلت کا سامان کر لیا ہے۔ خدا کے کام کو ہاتھ میں لے کر اور اپنی جھوٹی بات کی تشہیر کر کے خدا سے جنگ کا اعلان کر دیا ہے۔ ہم تو یہی دعا کریں گے کہ خدا تعالےٰ انہیں معاف کرے۔ لیکن وہ انہیں کس طرح معاف کرتا ہے یہ وہی جانتا ہے۔ اس سلسلہ میں آپ نے تفصیلی خبر تو الفضل میں پڑھ ہی لی ہوگی۔ دعا کیجئے کہ اس زندگی اور موت سے بھی اہم معاملہ میں ہم سب کے سب سنجیدگی سے کام لیں اور اللہ تعالےٰ کے عذاب سے ڈریں۔

پاکستان کے سارے شہری پاکستان کا ہر اِک گھر
پاکستان کی جان ہے پیارے ان کی عزت کر
تو نے میری بات نہ مانی تو لکھ لے یہ بات
وقت تجھی پر لوٹا دے گا تیرا شور و شر

ابوالاقبال

غزل

جتنے بھی دل پہ آج تک ظلم و ستم ہوئے
اُن سے سوا حضور کے لطف و کرم ہوئے

کیا کیا فقیہِ شہر نے رکھے ستم روا
لیکن کسی کے سامنے یہ سر نہ خم ہوئے

چشمِ غضب ہی ہم پہ رہی اسکے باوجود
جب بھی ہوئے نثار وطن پر تو ہم ہوئے

بھُولے ہیں جب بھی راہ اندھیروں میں قافلے
منزل کا نور آپؐ کے نقشِ قدم ہوئے

لکھے ہر ایک شہر کی دیوار پر وہ نام
"ہر چند اس میں ہاتھ ہمارے قلم ہوئے"

میجر منظور احمد (ریٹائرڈ)

"تعلیم القرآن"

قدرتِ ثانیہ کے تیسرے مظہر سیدنا حضرت مرزا ناصر احمد صاحب فرماتے ہیں:۔
"اگر ہم اس دنیا میں عزت اور شرف حاصل کرنا چاہتے ہیں، اگر ہمارے دل میں یہ خواہش ہے کہ ایک طرف ہمارا رب ہم سے راضی ہو جائے اور دوسری طرف آئندہ نسلیں بھی ہمیں نیک نام سے یاد کریں، ہمارے لئے دعا کرنے والی ہوں کہ اے خدا! ان لوگوں پر اپنی زیادہ سے زیادہ رحمتیں نازل کرتا چلا جا۔ تو ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم قرآن کریم کو سیکھیں۔ جانیں۔ اور اس کی اتباع کریں اور اس کو ہر وقت اپنے سامنے رکھیں۔ اسی لئے میں نے قرآن کریم سیکھنے اور سکھانے کی طرف جماعت کو توجہ دلائی تھی۔"
(خطبہ جمعہ فرمودہ ۷ رجولائی ۱۹۶۶ء)

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ ارشاد بالا کی روشنی میں تعلیم القرآن کے اہم اور مقدس فریضہ کی ادائیگی کے لئے ہمہ تن مصروف رہیں۔
(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن و وقف عارضی ربوہ)

سب لوگ خدا کے عیال ہیں۔ اور خدا کے نزدیک زیادہ پیارا اس کے عیال کو زیادہ فائدہ پہنچانے والا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مولانا شیر علی صاحب "رانجھا"

از قلم عبدالسمیع نون ایڈووکیٹ سرگودھا۔

تاریخ کی بعض نامور شخصیتیں اقدارِ عالیہ کی اس طرح ترجمان بن جاتی ہیں کہ ان کا نام لیجئے تو ذہن میں وہ اقدار یک بیک جگمگا اٹھتی ہیں اور جب ان اقدار کا ذکر کیا جائے تو ان کی شخصیت بے اختیار آنکھوں کے سامنے آجاتی ہیں۔ ایسی ہی ایک شخصیت حضرت مولانا شیر علی صاحب کی تھی جو زہد و تعبد تقویٰ و خداشناسی عجز و انکساری اور خاکساری و دلنوازی کا ایک پیکر تھے۔

ع چشم من بسیار گردید است و کم کم دیدہ است
ایں قدر عالی وقار خاکسارے ایں چنیں

محکمہ مال کے بندوبستی ریکارڈ کے مطابق ضلع شاہ پور (حال سرگودھا) کے تین MAIN TRIBES (بڑی قومیں) رانجھے۔ گوندل اور جنجوعے تھیں۔ حضرت مولوی صاحب رانجھہ قوم سے تعلق رکھتے تھے۔ رانجھہ قوم بدقسمتی سے جبر و تشدد و قتل و غارت اور فساد انگیزی کی علامت بن گئی ہے۔ اسی قوم کے ایک فرد مولوی نظام الدین صاحب کے ہاں دو بیٹے پیدا ہوئے بڑے کا نام حضرت حافظ عبدالعلی صاحب اور چھوٹے بیٹے کا نام نامی حضرت مولانا شیر علی صاحب۔ دونوں بھائی خلیق و منکسر مزاج۔ رو بخدا اور تقویٰ شعار حضرت عبدالعلی صاحب سے کسی نے پوچھا تھا کہ دونوں بھائیوں میں سے بڑا کون ہے تو حضرت حافظ صاحب نے جواب دیا کہ عمر میں تو میں بڑا ہوں لیکن اصل میں بڑا شیر علی ہی ہے۔ مولوی نظام الدین صاحب موضع جاوہ سب تحصیل بھیرہ کے رہنے والے تھے۔ آپ کے قبیلہ کے کچھ لوگ ہنوز وہیں آباد ہیں۔ آپ زرعی اراضیات کے مالک تھے لیکن انیسویں صدی عیسوی کے وسط کے قریب یہ خاندان جاوہ سے ترک سکونت کر کے موضع ادرحماں تھانہ کوٹ مومن میں آباد ہو گیا۔ جاوہ اور ادرحماں کا باہمی فاصلہ ۳۵ میل ہے معلوم نہیں ہو سکا کہ یہ تبدیلی سکونت کن وجوہات کے باعث عمل میں آئی۔ حضرت مولوی صاحب کا شجرہ نسب معلوم کرنے اور ان کی مملوکہ اراضیات کی تفصیل دیکھنے کی غرض سے میں نے موضع جاوہ کا سنہ ۱۸۹۱-۹۲ء بلکہ سنہ ۱۸۶۵ء کے بندوبست مال کا ریکارڈ کھنگالا۔ لیکن اس سلسلے میں بسیار تلاش کے باوجود زیادہ کامیابی نہ ہوئی تو میرے ذوق نے تسکین کی ایک راہ نکال لی کہ شاید تیرے اجداد سے سلسلہ نسب منقطع کر کے تجھ سے شروع کیا جائے گا۔

کی آسمانی پیش خبری مولوی صاحب کے آقا و مرشد کی تقلید میں خود مولوی صاحب کے حق میں بھی پوری ہو رہی ہو واللہ اعلم باسرارہ۔ ایسے لوگ صدیوں کے بعد پیدا ہوتے ہیں۔ ہاں اسی وقت جب آسمانی (ناقوس) بجتا ہے۔ اور اللہ کا فرستادہ وہ خزائن لٹانے آتا ہے جو ہزاروں سال سے مدفون "چلے آئے تھے۔ اور وہ لقائے الٰہی کے جام کے جام لنڈھاتا ہے اور اللہ کے درویش وہ "نان" کھاتے ہیں جو خاص الٰہی کے لئے اتارا جاتا ہے۔ اور وہ آسمانی مائدے سے لطف اندوز ہو کر مست ہو جاتے ہیں تو وہ مامور الٰہی ان کی اس حالت مستی کو دیکھ کر دل ہی دل میں مسرور ہوتا ہے اور کہتا ہے

وہی مئے ان کو ساقی نے پلا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

حضرت مولوی صاحب کی پیدائش ۲۴ نومبر سنہ ۱۸۷۵ء کو ہوئی۔ ابھی ۲۱ برس کے تھے جب حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے دستِ مبارک پر بیعت کی سعادت نصیب ہوئی۔ یہ روزِ سعید ۶ مارچ سنہ ۱۸۹۷ء کا تھا۔ ہاں وہی دن جس دن آریہ سماج کا لیڈر شاتم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پنڈت لیکھرام قہری تجلی کا شکار ہوا ادھر دینِ حق کا دریدہ دہن دشمن ہلاک ہوا ادھر حضرت شیر علی دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا عہد کر کے دینِ حق کی خدمت کے لئے کمربستہ لشکر میں آشامل ہوا۔ ستعرف یوم العید والعید اقرب۔ یہ الٰہی کلام ہے اور الٰہی کلام کے کئی بطون ہوتے ہیں۔ عام معروف معنوں اور مفہوم کے لحاظ سے عید کے دوسرے روز آریہ سماجی دشمن رسول کی ہلاکت جو کلام الٰہی کی صداقت کا عظیم الشان نشان تھا۔ یہ بہت بڑی عید تھی اور اسی روز حضرت شیر علی کا جماعت مبائعین میں داخل ہونا بھی عید کی خوشی سے کم نہیں تھا۔ یہ توارد بڑا مبارک تھا اور حضرت مولوی صاحب نے دینِ حق کی تائید اور کلام اللہ سے شرف کیلئے جس طرح اپنی ساری زندگی صرف کی اور جماعت احمدیہ کی سربلندی کے لئے جو خدمات جلیلہ پیش کیں ان سے آپ کی بیعت کرنے کا دن بھی واقعی یوم العید ثابت ہوتا ہے۔

یوں تو حضرت مولوی صاحب کا فیضِ عام تھا اور بلا تمیز خویش و اغیار ہر کوئی اس چشمۂ حیوان سے سیراب ہوتا تھا لیکن میرے والد حافظ عبدالعزیز صاحب نون کے ساتھ آں موصوف کے خصوصی برادرانہ تعلقات تھے۔ میرے ابا عمر میں حضرت مولوی صاحب سے پانچ سال چھوٹے تھے لیکن اس کے باوجود میرے ابا کو آپ "بھائی عبدالعزیز" کہہ کر پکارتے تھے۔ ان نوازشات کریمانہ کی اول وجہ تو ہمسائیگی کا تعلق تھا۔ ہمارا گاؤں ہلال پور نوناں اور ادرحماں ۲½ میل کی مسافت پر ہیں اور دونوں مواضعات کی اراضیات کی حدود ملتی ہیں دوسرے یہ کہ حضرت مولوی صاحب کے ننھیال بھی موضع للہانی میں تھے اور میرے ابا کے بھی ننھیال وہیں تھے اور دونوں کی مائیں ایک ہی گاؤں کی ہونے کی وجہ سے باہم متعارف اور گویا بہنیں ہی تھیں۔

تیسری وجہ کرم یہ تھی کہ حضرت مولوی صاحب کی شادی موضع بدر رانجھہ میں ہوئی تھی اور یہ گاؤں بھی ۲½ میل کی مسافت پر ہلال پور نوناں سے ہے۔

آج کے مشینی دور میں ایسی نسبتیں عام طور پر مدنظر نہیں رکھی جاتیں لیکن گزشتہ صدی جس میں یہ بزرگ ہوئے اس زمانے میں ایسے علائق بھی برادرانہ تعلقات کی استواری اور استحکام کے لئے کافی سمجھے جاتے تھے۔ اگرچہ سب سے قوی اور محکم رشتہ تو وہ تھا جس میں یہ دونوں "بھائی" حبل اللہ کے پکڑنے کے بعد منسلک ہو گئے تھے اور ہمارے آقا کے الفاظ میں "ایک پیٹ میں سے دو بھائی"۔

میں بچپن ہی سے نہ صرف حضرت مولوی صاحب سے متعارف تھا بلکہ الطافِ کریمانہ کا مورد رہا سنہ ۱۹۴۴ء میں ٹی آئی کالج کا اجراء قادیان میں ہوا تو میں فسٹ ائیر کلاس میں جا داخل ہوا۔ کالج کا ہوسٹل محلہ دارالانوار کی ایک کوٹھی میں تھا۔ جس کے سامنے حضرت فضل عمر کی کوٹھی "دارالحمد" میں ترجمہ قرآن کریم کا دفتر تھا وہیں پر حضرت مولوی شیر علی صاحب ترجمہ قرآن کریم کا کام کرتے تھے۔ پھر تو ہر روز ہی ملاقات کا شرف حاصل ہونے لگا۔ آپ کی طبیعت علیل ہوتی تو "بیت الانوار" میں نماز کے لئے نہ جا سکتے تھے اور مجھے دفتر میں بلوا لیتے کہ یہیں باجماعت نماز پڑھتے ہیں آپ کے دفتر میں ایک بزرگ غالباً نام حضرت عبدالرحیم صاحب شرما تھا (مولانا عبدالکریم صاحب شرما مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے والد بزرگوار۔ ادارہ) جو ہندو مت چھوڑ کر احمدیت میں داخل ہوئے تھے وہ اس مختصر سی باجماعت نماز کے تیسرے نمازی ہوتے تھے ایک روز لطیفہ ہوا شرما صاحب قعدہ میں تھے حضرت مولوی صاحب نے سمجھا کہ نماز سے فارغ ہو کر بیٹھے ہیں۔ شرما صاحب نے ایک بھاری بھرکم اوورکوٹ پہنا ہوا تھا حضرت مولوی صاحب نے نماز کے لئے مسح کرنا چاہا تو دونوں ہاتھ شرما صاحب کی پشت پر جو مارے تو کوٹ میں سے گرد نکلی اور مولوی صاحب نے مسح کر لیا۔ لیکن مولوی صاحب کے "دوہتھڑ" سے شرما صاحب کے جسم نے جھرجھری لی۔ اب مولوی صاحب کو احساس ہوا کہ شرما صاحب حالتِ نماز میں تھے آپ بے حد نادم اور متاسف ہوئے اور اونچی آواز سے استغفار پڑھتے رہے۔ پھر جب شرما صاحب نے سلام پھیرا تو بڑی لجاجت اور ندامت کے ساتھ معذرت کرنا شروع کی تو کرتے ہی گئے۔ شرما صاحب نے معذرت طلبی میں اس قدر تکرار سے خجالت محسوس کی اور وہ کہتے جاتے تھے کہ حضرت کوئی بات نہیں۔ مجھے کچھ تکلیف نہیں ہوئی۔ مگر مولوی صاحب تھے کہ اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے ساتھی سے مسلسل معافی مانگتے رہے۔

حضرت مولوی صاحب کے محاسن کا شمار تو ممکن نہیں آپ کے روحانی بلند و بالا مقام کو تو آپ کا خالق و مالک ہی جانتے۔ لیکن آپ کی زندگی پر نظر ڈالنے سے آپ کے دو اوصاف خاص طور پر ابھر کر سامنے آتے ہیں۔ اول شانِ عبودیت۔ دوم۔ شفقت علیٰ خلق اللہ۔ ان صفات کی کئی شیریں مثالیں میرے قلب و ذہن پر مرتسم ہیں لیکن میں طوالت کے خوف سے کئی واقعات چھوڑ رہا ہوں۔

جیسا کہ میں نے اوپر لکھا ہے کہ کوٹھی دارالحمد قادیان میں آپ کے ساتھ نمازیں پڑھنے کے کئی مواقع ملے۔ میں نے مشاہدہ کیا کہ جب وہ اللہ کا بندہ اپنے آسمانی آقا کے حضور کھڑا ہوتا تو وہ ایک عجیب کیف و مستی کے عالم میں کھو جاتا تھا۔ وہ دنیا و مافیہا سے یکسر غافل۔ دربار الٰہی میں حاضر ہو کر اس قدر الحاح سے مناجات کرتا اور درد سے تڑپتا کہ مرغ بسمل کی مثال بھی ناقص نظر آتی ہے۔ سیدنا حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے اس حالت کی کیا خوبصورت تصویر کشی کی ہے۔

ع جس سوز میں ہیں اس کے لئے عاشقوں کے دل
آیا تو ہم نے سوز نہ دیکھا کباب میں

قیام میں سورۃ فاتحہ پڑھتے تو درمیان وہ ـــ کا اس قدر تکرار کرتے اور سوز و گداز میں گوندھی ہوئی دردناک پکار بلند ہو جاتی اور سینہ انتہائی جوش میں اس طرح کھول رہا ہوتا تھا جس طرح ہنڈیا تیز آنچ سے ابلنے لگتی ہے۔ رکوع و سجود کے مناظر بھی دیدنی اور ناقابل فراموش۔

ع ختم کر دی ایک ہی سجدے میں ساری بندگی
جھک گیا جب سر نہ اٹھا آستانِ یار سے

"تضرعاً و خفیہ" کا دلفریب و دلگداز نقشہ آج بھی آنکھوں کے سامنے پھر رہا ہے۔ "التحیات" میں بیٹھتے تو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد جب "(اپنے نبی تجھ پر اللہ کی سلامتی ہو)" پر پہنچتے تو وہ عاشقِ رسول اپنی ساری توانائیوں اور اپنے سارے علم و معرفت کو عجز و انکسار میں ڈھال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ اب اپنے آقا رسولِ عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور سلام و پیام میں منہمک ہے۔ بار بار سلام عرض کرتا ہے اور تھکتا نہیں۔ اس کا انداز حد درجہ مؤدبانہ اور والہانہ ہے۔ یوں معلوم ہوتا کہ غلام اپنے محبوب آقا کی بلائیں لے رہا ہے۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں پہنچ کر وہ ایسا بے خود ہوجاتا ہے کہ اب اس کی "مناجات خفیہ" کی حدبست سے بھی آزاد ہوگئی ہے۔ اسے اپنے چپ و راست کا کچھ ہوش نہیں رہا۔ آواز میں سوز اس قدر بڑھ گیا ہے کہ اب یہ رازِ محبت کوئی راز نہیں رہا۔ ؎

مجھے ہوش کب تھی رکوع کی مجھے کیا خبر تھی سجود کی
تیرے نقشِ پا کی تلاش تھی کہ میں جھک رہا تھا نماز میں

ہاں یہ نسخہ اس کے آقا و مرشد کا آزمودہ ہے۔ کثرت کے ساتھ درود بھیجنے کے نتیجہ میں فرشتے نور کی مشکیں لئے حاضر ہوگئے تھے اور ذٰلک لما صلیت علی محمدٍ کی آسمانی تصدیق ہمراہ لائے تھے۔

حضرت مولانا شیر علی اپنے فطری حجاب و انکسار کسرِ نفسی کے باعث یہ تو ظاہر نہ کرتے تھے کہ درود شریف کی برکت سے آسمانی نوروں سے انہیں کتنا حصہ ملا تھا۔ لیکن وہ اس نور کو تو چھپا نہیں سکتے تھے جو عشقِ الٰہی اور عشقِ رسول کے نتیجہ میں ان کے منہ پر برستا رہتا تھا حضرت بانی احمدیت نے کیا خوب فرمایا۔

؎ ہر کہ عشقش در دل و جانش فتاد
ناگہاں جانے در ایمانش فتاد
عشقِ حق گردد عیاں بر روئے او
بوئے او آید ز بام و کوئے او

شدید بیماری نے راہ روک لی ہے تو شاید کبھی ناغہ ہوا ہو ورنہ روزانہ "بیت المبارک" میں مغرب کی نماز ادا فرماتے جہاں پر حضرت فضل عمر بعد نماز مجلس عرفان میں رونق افروز ہوتے سبھی کی خواہش ہوتی کہ اگلی صفوں میں جگہ ملے لیکن یہ عجز کا پیکر ایسی خواہش سے بھی یکسر بیگانہ و بے نیاز ہے۔ جوتیوں میں بیٹھنے کو جگہ ملی تو اسے وہی جگہ دل پسند ہے۔

؎ یہ تیرا کرم کچھ کم نہیں مجھے در سے اپنے ہٹا نہ دے
صف نعل میں جو جگہ ملی تو جہاں ملی ہے وہیں سہی

صوفیا نے لکھا ہے کہ تذلل و انکساری کا اختیار کرنا سلوک کی منازل طے کرنے کیلئے بہت ضروری ہے اور یہ سبق حضرت شیر علی کو خوب یاد تھا۔ حضرت مولوی صاحب کے علاوہ دیگر سینکڑوں بلکہ ہزاروں رفقاءِ کرام کی علیٰ قدر مراتب یہی شان تھی۔ ؎

فروتنی است دلیل رسیدگانِ کمال
کہ چوں سوار بہ منزل رسد پیادہ شود

یہ سب بزرگ آسمانِ روحانیت کے روشن ستارے تھے جنہوں نے اپنے دور میں کہکشاں کا سا سماں پیدا کر دیا تھا۔ ان کی بڑی بھاری اکثریت دنیا سے اٹھ گئی ہے۔ باقی چند ایک ہیں جو وہ بھی چراغ سحری ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی عمروں میں بے اندازہ برکت دے۔ حضرت مولانا شیر علی کی شانِ عبودیت کی ایک جھلک بیان ہوئی۔

اب آپ کی فیض رسانی دلداری اور شفقت علیٰ خلق اللہ کا بھی کچھ تذکرہ ہوجائے۔ آپ اولیاء اللہ کی اس صنف میں سے تھے جو خشک زاہد نہیں ہوتے بلکہ ان کے جسموں میں محبتوں کا امرت گردش کرتا رہتا ہے۔ یہ لوگ ایک شیریں "چشمۂ رواں" ہوتے ہیں جو اپنے تیز بہاؤ سے زرخیز زمینوں اور ثمردار باغات کو ہی سیراب نہیں کرتے بلکہ بنجر اور کلر شور اراضیات کو بھی آبپاشی کرتے جاتے ہیں۔ ان کے در کا سائل کبھی نامراد نہیں لوٹتا۔

قادیان کے زمانہ قبل از تقسیم ملک کی بات ہے ایک شخص چوہدری مراد رانجھہ سکنہ لورانوالی تحصیل بھلوال ۱۹۴۷ء کے موسم گرما میں حضرت مولوی صاحب کے پاس جا مہمان ٹھہرا ہے وہ پہلے آپ سے متعارف نہ تھا۔ رانجھہ قوم کا واسطہ دیا ہوگا۔ ان دنوں جناب چوہدری عزیز احمد صاحب سرگودھا میں سب جج تعینات تھے۔ چوہدری مراد کو اپنے کسی تنازعہ کے سلسلہ میں جناب باجوہ صاحب کی امداد کی ضرورت تھی۔ آپ جوڈیشل افسر کے نام خط دینا بھی پسند نہ فرماتے تھے اور چوہدری مراد کی دلداری بھی بہرحال مطلوب تھی۔ چنانچہ آپ نے مجھے کالج سے بلوا کر محترم باجوہ صاحب کے نام خط دیا کہ میں باجوہ صاحب موصوف کو خط دوں اور گزارش کروں کہ کسی افسر سے اس کا کام اگر جائز سمجھیں تو کروا دیں۔ چنانچہ میں یہ مکتوب گرامی لیکر سرگودھا پہنچا۔ مکرم باجوہ صاحب کو خط دیا اور زبانی پیغام بھی دیا۔ اس خط کا کاتب بھی اللہ تعالیٰ کے خاص چنیدہ دوستوں میں سے تھا اور مکتوب الیہ بھی بڑا ہی نیک بخت تقویٰ شعار اور فیض رساں شخص تھا۔ یہ چٹھی رسانی کی ڈیوٹی خود میرے لئے باعث برکت بن گئی کہ جناب باجوہ صاحب سے تعارف بڑھتا گیا۔ اور آں مکرم نے برادر بزرگ کے طور پر میری تعلیم و تربیت میں دلچسپی لینا شروع کی۔ اور جب میں نے ایل ایل بی کا امتحان پاس کیا تو تاکیدی خط کے ذریعہ مجھے گوجرخان طلب فرمایا جہاں پر کہ آپ تعینات تھے اور پھر عدالت کی کاروائی دیکھنے اور وکلا کے دلائل سننے اور ان سے تعارف حاصل کرنے کے انمول مواقع میسر آئے۔ جناب باجوہ صاحب کی یہ کرم فرمائیاں وکالت کا پیشہ شروع کرتے وقت میرے لئے راہ نما ثابت ہوئیں لیکن ان سے بڑھ کر اس بزرگ اور عادل جج کی شبانہ روز دعائیں ہیں جن سے میں نے وافر حصہ پایا۔ اور یہ سلسلہ ابتک قائم ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی جناب پاک سے بہترین صلہ عطا فرمائے۔ اور اس فرشتہ سیرت بزرگ حضرت مولانا شیر علی صاحب رضی اللہ عنہ کو اپنے قرب کا اعلیٰ ترین مقام عطا فرمائے اور ہم سب کو سلف صالحین کی حسنات کا حقیقی وارث بنائے

وہ میرے نام کسی کا سلام ہی ہوگا

نسیمِ صبح کا جھونکا پیام ہی ہوگا
جو چپ ہیں ان کا یہ طرزِ کلام ہی ہوگا

کھل اُٹھے صحنِ چمن میں روش روش پر پھول
وُہ گلبدن ابھی محوِ خرام ہی ہوگا

جو مہر و ماہ بصد شوق لے کے آتے ہیں
وہ میرے نام کسی کا سلام ہی ہوگا

ہم اِس کو کہتے ہیں اک چل چلاؤ کا وقفہ
تری نظر میں یہ شاید قیام ہی ہوگا

ہر اہلِ خیر نے لب سے لگا لیا اس کو
پیالہ زہر کا کاس الکرام ہی ہوگا

جو دشتِ عشق میں تنہائیوں کے لب پر ہے
نصیرؔ خستہ جگر تیرا نام ہی ہوگا

پروفیسر نصیر احمد خان

قرآنِ کریم سے محبت اور عشق

سیدنا حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب قدرتِ ثانیہ کے مظہر ثالث کا ارشاد مبارک ہے کہ ہم سب:۔

"اپنی اولاد کو پہلے قرآن کریم ناظرہ پڑھائیں اور پھر اس کا ترجمہ سکھائیں اور پھر ان کے لیے ایسا ماحول پیدا کریں کہ قرآن کریم کی محبت اور عشق ان کے دلوں میں پیدا ہو جائے"۔

خطبہ جمعہ الفضل ۳۔ فروری ۱۹۶۶ء

؎ نیست از فضل و عطائے او بعید
کور باشد ہر کہ از انکار دید

(حضرت بانی جماعت احمدیہ)

سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تذلل کرو تاتم بخشے جاؤ۔

ـــــ کشتی نوح

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ :— دورہ برن

ہوئی۔ اس تقریب میں کل ۶۵ مہمانوں نے شرکت فرمائی۔

انٹرویو ریڈیو ۴،۷

۱۹ رمئی کو صبح سوا آٹھ بجے ریڈیو ۴،۷ کی نمائندہ "MRS. BINNALEWIN" نے مکرم سعادت احمد صاحب پراچہ کے گھر پر حضور ایدہ اللہ سے انٹرویو لیا۔ انٹرویو ۹ بجے تک جاری رہا۔ جنیوا اور اسکے اردگرد کے فرنچ بولنے والے علاقے اس ریڈیو سے انگریزی زبان میں نشریات سنتے ہیں۔ یہ خاتون پہلے بھی حضور سے انٹرویو لے چکی ہیں اور جماعت سے بے حد متاثر ہیں۔ رات نووا ہلٹن ہوٹل جنیوا کی تقریب میں بھی تشریف لائی تھیں اور ہوٹل کی مجلس سوال وجواب کے موقع پر حضور سے درخواست کی کہ میں انٹرویو لینا چاہتی ہوں۔ چنانچہ انہیں انٹرویو کا وقت دیا گیا۔ اس انٹرویو کے دوران انہوں نے حضور سے جو سوالات دریافت کئے ان میں سے اہم سوالات درج ذیل ہیں۔

اسلام میں احمدیت کا مقام کیا ہے؟ اس کی اغراض ومقاصد کیا ہیں؟ مختصر تعارف کروادیں۔ میرے علم کے مطابق جماعت احمدیہ جہاد کی قائل نہیں اسی لئے آپ میں اور مسلمانوں میں سخت اختلاف ہے آپ کو غیر مسلم تک کہا جاتا ہے اور آپ کے فرقہ پر مظالم ہورہے ہیں۔ آپ کے فرقہ پر ہونے والے مظالم پر کیا کوئی اسلامی فرقہ آپ کا ہمدرد بھی ہے؟ ہر ظلم وتشدد کے باوجود آپ اپنے عقیدہ پر سختی سے قائم رہتے ہیں اور ہرگز انکار نہیں کرتے حالانکہ پطرس PETER نے مسیح کا تین مرتبہ انکار کیا اور لعنت ڈالی۔ آپ نے اپنے مخالفین اور دوسرے مسلمانوں کو محبت کا پیغام دیا ہے، اس سلسلہ میں دوسرے مذاہب کے بارے میں آپ کا نقطہ نظر کیا ہے؟ اگر کوئی آپ کو قتل کردے تو آپ کے عقیدہ کے مطابق قاتل کا کیا حشر ہوگا؟ اور دوسری طرف آپ کے ماننے والوں کا کیا بنے گا؟ حضرت عیسیٰ کی ہجرت کشمیر اور پھر وہاں پر وفات پانے کا آپ عقیدہ رکھتے ہیں کیا اس بارے میں مزید وضاحت فرمائیں گے؟ اگر حضرت عیسیٰ کے بارہ میں آپ کے نظریہ کو درست تسلیم کرلیا جائے تو پھر یہ بتائیں کہ کشمیر میں تو کہیں اسرائیلی قبائل کا نشان نہیں ملتا۔ ایسی صورت میں کیا حضرت عیسیٰ اپنے مشن میں ناکام نہیں رہے؟

۹ بجے تک یہ انٹرویو جاری رہا اور سوا نو بجے حضور ایدہ اللہ جنیوا سے زیورک کے لئے روانہ ہوئے۔

۱۱ بجکر ۵۵ منٹ پر حضور نے مع قافلہ زیورک میں ورود فرمایا۔ ۲ بجے حضور بیت المحمود میں نماز جمعہ کے لئے تشریف لائے اور انتہائی اہم خطبہ ارشاد فرمایا۔ (جس کا خلاصہ قبل ازیں الفضل میں شائع کیا جاچکا ہے۔)

مجلس عرفان

شام کو بیت المحمود میں مجلس عرفان شروع ہوئی۔ اس موقع پر احباب جماعت کے علاوہ ۱۶ سوئس، عرب، تیونس اور افریقن مہمانوں نے بھی شرکت کی۔ اور حضور انور کی مجلس علم وعرفان سے فیضیاب ہوئے۔ حاضرین نے جو سوالات دریافت کئے ان میں سے بعض درج ذیل ہیں۔

ایک جرنلسٹ نے سوال کیا کہ کیا آپ کی پاکستان واپسی کی کوئی صورت ممکن ہے؟ کیا نئی حکومت آنے سے آپ کو پاکستان واپسی کی کوئی امید پیدا ہوئی ہے؟ سُنا ہے کہ اس دفعہ ایک احمدی نے الیکشن میں حصہ لیا اور بلا مقابلہ کامیاب بھی ہوگیا۔ کیا اس کا یہ اقدام درست تھا؟ پاکستان میں احمدیوں کے خلاف جو کچھ ہورہا ہے ہمیں تو اس کا علم ہے لیکن جب مغرب میں کوئی جرنلسٹ اس بارے میں سوال کرے اور ہم ان کی تفصیلات بتائیں تو وہ ان کے قائل نہیں ہوتے۔ اس کے لئے کیا طریق اختیار کیا جائے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلافت راشدہ کے اختتام پر اسلام بگڑنا شروع ہوگیا تھا۔ کیا احمدیت میں بھی اس بات کا امکان ہے؟ جماعت احمدیہ کے خلاف جب سے آرڈیننس جاری ہوا ہے کیا اثرات ظاہر ہوئے ہیں۔؟ احمدیوں کو حج سے کیوں روکا جاتا ہے؟ کیا یہ صحیح ہے کہ اسلام میں کوئی عورت سربراہ حکومت نہیں بن سکتی؟ بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو کیا خدا نے امام مقرر کیا ہے؟ حضرت بانی سلسلہ نے نمازوں میں دوسروں کی امامت کیوں نہیں کروائی۔ اس کی کیا وجہ ہے؟

تقاریب آغاز وتکمیل قرآن

مجلس عرفان کے بعد پونے گیارہ بجے رات بیت المحمود میں عزیزہ بازلہ احمد بنت مکرم مقصود احمد صاحب مجاہد آف زیورک اور عزیزم صباحت احمد ابن مکرم سعادت احمد صاحب پراچہ آف جنیوا کی تقریب آغاز قرآن منعقد ہوئی۔ اس کے بعد عزیزہ قدسیہ بنت مکرم مسعود احمد صاحب جہلمی کی تقریب تکمیل قرآن ہوئی اور سب حاضرین نے حضور کی اقتداء میں اجتماعی دعا میں شرکت کی۔ نماز مغرب وعشاء کے بعد تمام حاضر احباب کی خدمت میں جماعت کی طرف سے رات کا کھانا پیش کیا گیا۔ ۲۰ رمئی بروز ہفتہ حضور انور نے احباب جماعت کو انفرادی اور اجتماعی ملاقاتوں کا شرف بخشا۔ دوران ملاقات حضور نے مکرم افتخار احمد صاحب آف شیخوپورہ حال زیورک کے بھائی مکرم طارق محمود صاحب اور ایک مصری دوست مکرم مجدی ابراہیم صاحب کی والدہ محترمہ زہیرہ مجدی صاحبہ کی بیعتیں بھی قبول فرمائیں۔ اسی طرح جب مکرم کلیم اللہ خان صاحب نے یہ روایت بیان کی کہ ان کے دادا کی درخواست پر سیدنا حضرت بانی سلسلہ نے ان کی تین پشتوں کے لئے دعا کی تھی اور وہ تین پشتیں مجھ پر ختم ہورہی ہیں، تو حضور انور نے بھی ازراہِ شفقت ہاتھ اٹھاکر ان کی آئندہ تین سو سالوں کی نسلوں کے لئے دعا کی۔ اس روز ۱۳ فیملیز اور ۳۹ نوجوانوں نے مختلف گروپس میں حضور انور کے ساتھ ملاقات کی سعادت پائی۔ حضور نے تمام احباب کو حضور کے ساتھ تصاویر بنوانے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ اور بچوں میں چاکلیٹ بھی تقسیم فرماتے۔

کونسل آف چرچز کیطرف سے لنچ

ساڑھے گیارہ بجے حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کونسل آف چرچز کی طرف سے اپنے اعزاز میں دیئے گئے ظہرانہ میں شرکت کے لئے تشریف لے گئے۔ کونسل کے پریذیڈنٹ MR. MEILI نے کونسل کی عمارت کے گیٹ پر حضور کا استقبال کیا اور وہاں سے چند منٹ کی مسافت پر واقع ہوٹل تک حضور کی راہنمائی کی۔ ہوٹل پہنچنے پر کونسل کے بعض دیگر اراکین نے حضور کو خوش آمدید کہا۔ کونسل کے پریذیڈنٹ صاحب نے ان اراکین کا حضور سے تعارف کروایا اور اس کے بعد انہوں نے جرمن زبان میں بائبل کی کتاب متی کی چند آیات اور قرآن پاک کی سورۃ الفاتحہ پڑھ کر حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ انہوں نے بتایا کہ ZWINGLI نے ۴۵۰ سال قبل کونسل آف پروٹسٹنٹ چرچز کینٹن (CANTON) آف زیورچ کی بنیاد ڈالی تھی۔ اس کا پانچسو واں (۵۰۰ واں) یوم پیدائش جب ہم نے ۱۹۸۴ء میں منایا تو ہمیں پتہ چلا کہ جوبلی منانا ایک مفید کام ہے۔ یہ سال آپ کی سو سالہ جوبلی کا سال ہے اور ہمیں اس موقع پر آپ کو مدعو کرکے بہت خوشی ہوئی ہے۔ مجھے امید ہے کہ احمدیہ جوبلی کے موقع پر آپ نے دنیا کے نام جو پیغام دیا ہے دنیا اسے سُنے گی اور اس پر کان دھرے گی۔ آخر پر انہوں نے حضور انور کی طرف سے دعوت قبول کرنے پر دوبارہ حضور کا شکریہ ادا کیا۔ ان کی اس جرمن تقریر کا ترجمہ مکرم شیخ ناصر احمد صاحب ساتھ کے ساتھ پیش کرتے رہے اور حضور انور نے ان کے اس دلکش انداز میں استقبالی ایڈریس پیش کرنے پر ان کا شکریہ ادا کیا اور فرمایا کہ یہ نہایت ہی پیارا انداز ہے۔ بہت بہت شکریہ۔

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ اور دیگر افراد نے دوپہر کا کھانا کھایا اور پھر ایک دفعہ دوبارہ اظہار خیالات کا سلسلہ شروع ہوا۔ زیورک یونیورسٹی میں لیکچر کا اہتمام کرنے والے پروفیسر DR. FRITZ STOLZ نے حضور انور کو خوش آمدید کہتے ہوئے حضور کی مجالس سے محظوظ ہونے پر حضور کا شکریہ ادا کیا اور چند سوالات دریافت کئے۔ آخر پر حضور نے جملہ حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔

۳ بجکر ۳۵ منٹ پر حضور نے مشن ہاؤس میں ایک مصری سکالر کے ساتھ خصوصی ملاقات فرمائی اور ایک گھنٹہ سے زائد وقت تک ان کے ساتھ مختلف دینی اور علمی موضوعات پر گفتگو فرماتے رہے۔ حضور انور نے انہیں اپنی جماعت کی دینی خدمات کی تفاصیل بھی بتائیں اور اس موقع پر جماعت کی طرف سے شائع ہونے والی بعض عربی کتب اور بعض رسائل بھی پیش فرمائے۔ اس ملاقات میں ان کے ہمراہ ایک سوئس دوست بھی شامل ہوئے۔ دونوں افراد حضور سے ملاقات کرکے بے حد متاثر ہوئے

اعلان نکاح

نماز ظہر وعصر کے بعد مکرم مبارک احمد صاحب ساقی نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی موجودگی میں مکرمہ نعیمہ بشریٰ صاحبہ بنت مکرم مولانا محمد عمر صاحب مربی سلسلہ مدراس انڈیا کا نکاح ہمراہ مکرم ناصر احمد صاحب منور ابن مکرم عبدالحمید صاحب ناصر برادر مکرم محمد ظفر اللہ صاحب نیشنل پریذیڈنٹ جماعت

باقی صفحہ نمبر ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نونہالان کے لئے

طارق محمود طارق

چڑیا گھر کا قیام

قرآن کریم میں جہاں اور بہت سی پیش گوئیاں کی گئی ہیں اور وقت سے پہلے ہی یہ خبریں دی گئی ہیں کہ آئندہ زمانہ میں اس قسم کے واقعات رونما ہوں گے وہاں چڑیا گھر کے قیام کی بھی پیشگوئی کی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ ایک زمانہ آئے گا کہ دنیا میں بکثرت چڑیا گھر قائم کئے جائیں گے اور وحشی جانوروں اور درندوں وغیرہ کو اکٹھا کرکے مخصوص مقامات پر جمع کیا جائے گا۔

چڑیا گھر سے متعلق معلومات حاصل کرنا اس لئے بھی مفید ہے کہ قرآن کریم میں جہاں کائنات کی مختلف اشیاء پر غور وخوض کرنے کی ترغیب دلائی گئی ہے وہاں پرندوں اور جانوروں کی حرکات و سکنات اور عادات وغیرہ سے متعلق علم حاصل کرنے کی طرف بھی ہماری توجہ مبذول کروائی گئی ہے۔

جانوروں اور پرندوں کے متعلق آپ نے اپنی کتب وغیرہ میں بہت سی نظمیں پڑھی ہوں گی اور انہیں زبانی یاد بھی کیا ہو گا۔ لیکن انہیں قریب سے دیکھنے کا موقع شائد آپ کو ابھی تک نہ مل سکا ہو۔ چڑیا گھر ایسے مقام یا جگہ کو کہتے ہیں جہاں دنیا کے مختلف مقامات سے مختلف قسم کے جانور اکٹھے کرکے انہیں عوام الناس کی تفریح طبع کیلئے جمع کیا جاتا ہے جانوروں کی اقسام کے لحاظ سے انہیں مخصوص جگہوں میں رکھا جاتا ہے۔ خطرناک اور خونخوار قسم کے جانوروں کو مضبوط پنجروں میں بند کرکے رکھتے ہیں۔ اور غیر ضرر رساں جانوروں کو ان کے لئے مقرر کی گئی کھلی جگہوں میں رکھا جاتا ہے۔ پانی میں رہنے والے جانوروں کے لئے تالاب وغیرہ بنائے جاتے ہیں۔

چڑیا گھر میں کوشش کی جاتی ہے کہ ہر جانور کو اس کے جسم کی بناوٹ اور عادات وغیرہ کے مطابق ماحول مہیا کیا جائے۔ چنانچہ جانوروں کے پنجروں میں موسم کے مطابق ائیر کنڈیشنر وغیرہ بھی لگائے جاتے ہیں اور سینٹرل ہیٹنگ وغیرہ کا بھی انتظام کیا جاتا ہے۔

کہا جاتا ہے کہ دنیا میں سب سے پہلا اور ابتدائی قسم کا چڑیا گھر گیارہ سو قبل مسیح میں چین میں بنایا گیا تھا۔ لیکن چڑیا گھر کا باقاعدہ آغاز بارھویں صدی عیسوی میں انگلستان میں اور چودھویں صدی عیسوی میں فرانس میں ہوا جدید چڑیا گھر سب سے پہلے نیو یارک امریکہ میں ۱۸۹۹ء میں قائم کیا گیا اس چڑیا گھر کا شمار دنیا کے بڑے چڑیا گھروں میں ہوتا ہے۔ یورپ میں برطانیہ اور جرمنی میں خاص طور پر بڑے بڑے چڑیا گھر قائم کئے گئے ہیں. اس کے علاوہ اب تو ساری دنیا میں بھی بڑے بڑے شہروں میں چڑیا گھر موجود ہیں۔

کئی چڑیا گھر ایسے ہیں جہاں جانوروں کی مناسب دیکھ بھال کے ساتھ ساتھ انکی طبی ضروریات وغیرہ کا بھی خاص طور پر خیال رکھا جاتا ہے۔ چنانچہ اس مقصد کیلئے وہاں باقاعدہ ڈاکٹر اور نرسیں ملازم رکھے جاتے ہیں۔ پھر جانوروں کی خوراک کے بارہ میں بھی پوری احتیاط برتی جاتی ہے انہیں ان کے جسم کی ضرورت کے مطابق خوراک مہیا کی جاتی ہے۔

بعض چڑیا گھر جانوروں کے متعلق معلوماتی کتب اور چھوٹے چھوٹے کتابچے وغیرہ بھی شائع کرتے ہیں۔ اس سلسلہ میں خاص طور پر برطانیہ سے شائع ہونے والا "جرنل آف زوآلوجی" قابل ذکر ہے جو کہ ۱۸۳۰ء سے شائع ہو رہا ہے۔ اسی طرح لندن زو کی طرف سے ایک زوآلوجیکل ریکارڈ بک شائع کی جاتی ہے جس میں جانوروں کے متعلق لکھی جانے والی تحریروں کا سالانہ ریکارڈ دیا جاتا ہے تمام دنیا کے محققین اور سائنسدان اس کتاب سے استفادہ کرتے ہیں۔ اسی طرح دنیا میں بعض ایسے چڑیا گھر بھی موجود ہیں جہاں باقاعدہ لائبریریاں بھی قائم کی گئی ہیں جن میں جانوروں کے متعلق بکثرت کتب اور رسائل زائرین اور قارئین کے لئے مہیا کئے جاتے ہیں۔

بعض چڑیا گھروں میں خاص جگہیں مقرر کی گئی ہیں جہاں زائرین اپنے ہاتھ سے جانوروں کو کھانا وغیرہ بھی کھلا سکتے ہیں۔ ان مخصوص مقامات کے علاوہ جانوروں کو خوراک وغیرہ دینے کی ممانعت ہوتی ہے کیونکہ ایسی صورت میں جانوروں کے بیمار پڑنے اور بعض حالات میں ان کی موت وغیرہ کا اندیشہ ہوتا ہے۔

سرسری نظر میں چڑیا گھر کے فوائد درج ذیل ہیں۔

۱۔ بچوں اور بڑوں کی تفریح کا سامان مہیا ہوتا ہے۔

۲۔ جانوروں کے متعلق معلومات حاصل ہوتی ہیں۔ چنانچہ بعض چڑیا گھروں میں باقاعدہ گائیڈ ہوتے ہیں جو زائرین کی اس سلسلہ میں راہنمائی کرتے ہیں۔

۳۔ سائنسی طور پر ریسرچ کیلئے مفید ہے۔ زندہ اور مردہ جانوروں پر تحقیق کی جاتی ہے۔

۴۔ جنگلی حیات کا تحفظ کیا جاتا ہے بعض نایاب جانوروں کی نسل کشی وغیرہ کی جاتی ہے۔ اور پھر انہیں دوسرے چڑیا گھروں میں بھجوایا جاتا ہے۔

دنیا کے بعض ممالک میں چڑیا گھر کی ایک نئی قسم بھی سامنے آئی ہے یہ نسبتاً بڑے چڑیا گھر ہیں جو وسیع وعریض رقبہ پر پھیلے ہوتے ہیں۔ اور مختلف قسم کے جانور ان میں کھلے چھوڑ دیئے جاتے ہیں۔ زائرین مخصوص راستوں سے اپنی کاریں وغیرہ میں بیٹھ کر گذرتے ہیں اور جانوروں کو دیکھتے ہیں۔ اس قسم کے چڑیا گھر سفاری پارک کہلاتے ہیں۔ ایسے چڑیا گھر کی سیر میں اس بات کو خاص طور پر مدنظر رکھنا ہوتا ہے کہ آپ اپنی کار یابس وغیرہ کے شیشے اور دروازے مکمل طور پر بند رکھیں تاکہ کوئی جانور آپ کو نقصان نہ پہنچا سکے۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ چڑیا گھروں کا نظام کیسے چلایا جاتا ہے۔ اس سلسلہ میں گزارش ہے کہ یا تو حکومتیں خود چڑیا گھروں کا انتظام کرتی ہیں۔ یا مختلف زوآلوجیکل سوسائٹیز چڑیا گھر قائم کرتی ہیں۔ یا پھر مختلف بڑے شہروں کی بلدیہ یا میونسپل کارپوریشن وغیرہ ان کا انتظام کرتی ہیں۔ اسی طرح سے زائرین سے حاصل ہونیوالی آمدنی بھی چڑیا گھر کا انتظام چلانے کے کام آتی ہے۔

آخر میں آپ کو یہ بھی بتا دیں کہ چڑیا گھروں میں جانور آخر آتے کہاں سے ہیں۔ یہ جانور ایک تو شوقیہ شکاری شکار کے ذریعہ پکڑ کر مختلف چڑیا گھروں میں دے دیتے ہیں۔ دوسرے جانوروں کے باقاعدہ تاجر ہیں جو جانور اکٹھے کرکے چڑیا گھروں میں فروخت کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ دنیا کے مختلف ممالک کے چڑیا گھر آپس میں جانوروں کا تبادلہ کرکے ایک دوسرے کو جانور مہیا کرتے ہیں۔

ایماندار آدمی ایک سوراخ
سے دو دفعہ نہیں ڈسا جاتا

بقیہ:۔ دورہ برن

احمدیہ سری لنکا کا اعلان کیا، بچی کی طرف سے مکرم مسعود احمد صاحب جہلمی مربی انچارج سوئٹزرلینڈ وکیل تھے. حضور نے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے اجتماعی دعا میں شرکت کی اور دونوں خاندانوں کو مبارکباد کے لئے ٹیلیگرام بھجوانے کی ہدایت فرمائی، اس کے بعد بھی حضور انور احباب میں رونق افروز رہے اور مختلف موضوعات پر ان سے گفتگو فرمائی۔ اس شام ایک شامی دوست نے بھی اس موقع پر حضور انور سے چند سوالات دریافت کئے اور یہ سلسلہ کافی دیر تک جاری رہا،

تحریک جدید میں شمولیت کیوں ضروری ہے

(۱) "میں سمجھتا ہوں کہ ہر وہ شخص جو اپنے اندر ایمان کا ایک ذرہ بھی رکھتا ہے۔ میری اس تحریک پر آگے آئیگا اور وہ شخص جو خدا تعالیٰ کے نمائندہ کی آواز پر کان نہیں دھرتا اس کا ایمان کھویا جائے گا۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۹ رنومبر ۱۹۳۴ء)

(ب) "کسی جماعت کو اس بات پر مطمئن نہیں ہونا چاہیئے کہ اس تحریک جدید میں حصہ لے لیا ہے بلکہ اُسے اس وقت تک اطمینان کا سانس نہیں لینا چاہیئے جب تک کہ اس میں ساری جماعتیں حصہ نہ لیں۔"

(خطبہ جمعہ ۱۵ رجنوری ۱۹۳۷ء)

نمایاں کامیابی

مکرم محمد محمود اقبال صاحب پرنسپل احمدیہ نصرت جہاں سیکنڈری سکول بانجول گیمبیا کی بچی عزیزہ نبیلہ نے اپنے پرائمری کے آخری امتحان کامن انٹرنس میں سکول میں اول پوزیشن اور پورے گیمبیا میں چوتھی پوزیشن حاصل کی ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی ہر لحاظ سے مبارک کرے اور آئندہ مزید اعلیٰ کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔

تصحیح

نصرت جہاں اکیڈمی کے میٹرک کے امتحان میں دوسری پوزیشن حاصل کرنے والے طالب علم کا نام عبد الرشید شائع ہو گیا ہے۔ جبکہ صحیح نام عبد اللہ سیّد ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بوسیدہ قرآنی اوراق سے متعلق شرعی فتویٰ

آج کل بعض نام نہاد علماء نے بوسیدہ قرآنی اوراق کی تلفی کے سلسلہ میں کم علم لوگوں کو جوش دلا کر لوگوں کا امن تباہ کرنے اور بے گناہوں کی املاک لوٹنے اور مکانات مسمار کرانے کا بازار گرم کر رکھا ہے اور جھوٹے مقدمات قائم کر کے بہت سے افراد کو مقدمات اور قید و بند کے مصائب میں مبتلا کر رکھا ہے۔ اس لئے ملک میں امن و امان قائم رکھنے اور ایسے فسادات اور اشتعال انگیزیوں کے انسداد کے لئے ضروری ہے کہ عوام الناس کو اس مسئلہ کے متعلق شرعی مسئلہ سے آگاہ کیا جائے

تمام اہل علم اور تاریخ دانوں سے یہ مسئلہ ڈھکا چھپا نہیں کہ اصح الکتب بعد کتاب اللہ بخاری شریف میں حضرت عثمان غنی خلیفہ ثالث رضی اللہ عنہ کے قرآن کو جلانے کا واقعہ تفصیل کے ساتھ درج ہے پھر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے تعامل سے اتفاق کرتے ہوئے کہا کہ " اگر عثمان کے بجائے میں خلیفہ ہوتا تو میں بھی حضرت عثمان کے طرز عمل کو ہی اختیار کرتا"۔ نیز یہ کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا یہ عمل بہت سے صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کے مشورہ کے عین مطابق تھا۔ نیز تاریخ کی کتب اور بخاری شریف کے تراجم اور شروح میں اس کا مفصل ذکر ہے۔ مزید برآں یہ کہ کچھ عرصہ پہلے رسالہ "ختم نبوت" کراچی جو مجلس تحفظ ختم نبوت" کا آرگن ہے میں "آپ کے مسائل کا جواب" کے عنوان کے تحت اس مسئلہ کا جو جواب مولانا محمد یوسف صاحب لدھیانوی کی طرف سے شائع کیا ہے وہ احباب حل و عقد اور علماء کرام کے ملاحظہ کے لئے ذیل میں درج ہے جس سے ثابت ہے کہ بوسیدہ قرآنی اوراق کو نذر آتش کرنا اس قدر کبیرہ گناہ نہیں کہ ایسے لوگوں کی پکڑ دھکڑ ہو اور ان کو قید و بند کی سزا دی جاوے۔

" طارق ہاشمی: س:۔ قرآن پاک کے بوسیدہ اوراق کو کیا کیا جاوے ہمارے لطیف آباد میں ایک واقعہ رونما ہوا کہ ایک مسجد کے مؤذن نے قرآن پاک کے بوسیدہ اوراق کو ایک کنستر میں رکھ کر جلا دیے۔ مؤذن اپنے فالتو اوقات میں چھولے فروخت کرتا ہے اور محنت کر کے کماتا ہے۔ حج بھی کیا ہے اور عمرہ بھی ادا کیا ہے اور مسجد کا کام بھی خوش اسلوبی سے ادا کرتا ہے مگر قرآن پاک کے اوراق کو جلانے پر اس کے خلاف خطرناک ہنگامہ اٹھ کھڑا ہوا۔ اسے فوری طور پر مسجد سے نکال دیا گیا۔ بعد میں پولیس نے اسے گرفتار بھی کر لیا۔

اب آپ از روئے شریعت یہ بتائیں کہ واقعی مؤذن سے گناہ سرزد ہوا ہے۔ قرآن پاک کے بوسیدہ اوراق از روئے شریعت کون کون سے طریقوں سے ضائع کر سکتے ہیں۔ اس پر تفصیل سے روشنی ڈالیے

ج:۔ "مقدس اوراق کو بہتر یہ ہے کہ دریا میں یا کسی غیر آباد کنویں میں ڈال دیا جائے۔ یا زمین میں دفن کر دیا جائے اور بصورت مجبوری ان کو جلا کر خاکستر میں پانی ملا کر کسی پاک جگہ جہاں پاؤں نہ پڑتے ہوں ڈال دیا جائے۔ آپ کے مؤذن نے اچھا نہیں کیا۔ لیکن اس سے زیادہ گناہ بھی سرزد نہیں ہوا۔ جس کی اتنی بڑی سزا دی گئی۔ لوگ جذبات میں حدود کی رعایت نہیں رکھتے"۔

(مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا ترجمان ختم نبوت کراچی جلد ۳ شمارہ ۳۵۔ بابت ۱۶ تا ۲۲ فروری ۱۹۸۵ء صہ)

قارئین کرام ملاحظہ فرمائیں کہ مولانا محمد یوسف لدھیانوی نے مسئلہ کا شرعی پہلو بتاتے ہوئے صاف الفاظ میں لکھا کہ اگر مؤذن نے قرآن مجید کے بوسیدہ اوراق کو جلا ہی دیا ہے تو اس سے اس قدر زیادہ گناہ سرزد نہیں ہوا کہ اس کو اتنی بڑی سزا دی گئی۔ اس کو ملازمت سے برطرف کیا۔ اسے گرفتار کیا۔ نیز یہ کہ لوگ جذبات میں حدود کی رعایت نہیں رکھتے لیکن اسی مجلس تحفظ ختم نبوت کے علماء نے کم علم نوجوانوں اور عوام کے سامنے اسی مسئلہ کو گردن زدنی قرار دے کر اور جوش دلا کر لوگوں کی املاک کی تباہی و بربادی کروائی اور مستزاد یہ کہ ان کو مقدمات میں مبتلا کروایا۔ حالانکہ مولانا محمد یوسف صاحب کے فتویٰ کے مطابق بوسیدہ قرآن مجید کے اوراق کو جلانا اتنا زیادہ گناہ نہیں کہ جلانے والوں کو اتنی سزا دی جائے۔

بہر کیف مسئلہ کی صحیح صورت حال پیش

باقی صہ ۸ پر

اطلاعات و اعلانات

سانحہ ارتحال

خاکسار کے بڑے بھائی محترم شیخ عبدالقادر صاحب ولد شیخ سکندر علی صاحب آف کریم نگر فیصل آباد کو مورخہ ۴ جولائی ۱۹۸۹ء کو ایکسیڈنٹ ہونے کی وجہ سے دماغ میں چوٹ آئی اور ۴ دن مسلسل بے ہوش رہنے کے بعد مورخہ ۸ جولائی کی صبح کو جنرل ہسپتال لاہور میں اپنے مالک حقیقی سے جا ملے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بھائی صاحب موصی تھے

بیت المبارک میں محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور بہشتی مقبرہ میں تدفین مکمل ہونے پر محترم ڈاکٹر راجہ نذیر احمد صاحب ظفر نے دعا کروائی۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بھائی صاحب کے درجات بلند فرمائے۔

محمد اشرف سنگتراش
افضل چوک۔ ربوہ

میرے والد محترم میاں امام الدین صاحب دارالرحمت شرقی ربوہ (المعروف بابا امام الدین ٹال والے گجراتی) مورخہ ۱۱ جولائی بروز منگل بوقت پانچ بجے شام چند سال بعارضہ دمہ و جوڑوں کے درد بیمار رہ کر اللہ کو پیارے ہو گئے۔ آپ موصی تھے اس لئے تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی۔ عمر تقریباً ۸۴ سال تھی۔ آپ بہت سے اوصاف کے مالک تھے۔ ایک فدائی احمدی پابند صوم و صلوٰۃ و تہجد تھے۔ صابر و شاکر طبیعت پائی تھی۔ ملنسار اور ہمدرد انسانیت تھے۔ چندوں کی ادائیگی باقاعدگی سے کرتے۔ شناسا احباب کا حلقہ وسیع تھا۔ مہمان نواز تھے۔ خدمت سلسلہ کو فخر سمجھتے تھے۔ فرقان فورس میں شرکت اور خدمت کی توفیق پائی۔ انسپکٹر تحریک جدید بھی رہے زعیم انصار اللہ اور محصل چندہ بھی رہے۔ زیادہ بیمار ہونے سے قبل امام الصلوٰۃ تھے۔ وفات کے وقت اپنے بڑے بیٹے روشن دین صاحب محلہ دارالنصر وسطی ربوہ کے پاس مقیم تھے۔

احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرماتا رہے۔

(فضل کریم تبسم سابق مربی سیرالیون)

تلاش گمشدہ

ایک موٹر سائیکل نمبر ل۔ھ۔و ۷ / ۴۷۹۲ کے تمام کاغذات کہیں گم ہو گئے ہیں۔ جن دوست کو بھی ملیں ہوں وہ دفتر الفضل سے رابطہ کریں۔

---

۱۷ جون ۱۹۸۹ء کو خاکسار اپنا کیمرہ (CANON) گولبازار ربوہ کی کسی دکان یا دفاتر صدر انجمن احمدیہ / تحریک جدید میں کہیں بھول گیا ہے۔ اگر کسی کو ملا ہو تو از راہ کرم خاکسار کو پہنچا دیں یا مطلع فرمائیں

رفیق الدین معرفت ملک منصور احمد عمر کوارٹر تحریک جدید نمبر ۲۴۔ ربوہ

اعانت الفضل

مکرم ڈاکٹر حمید الرحمن صاحب ایم ڈی ایف۔ آر سی ایس کیلیفورنیا امریکہ نے اپنے بھائی انجینئر حبیب الرحمان صاحب ابن مکرم مولوی خلیل الرحمان صاحب آف پشاور (جن کی وفات کی خبر الفضل میں شائع ہو چکی ہے) کی طرف سے پانچ خطبہ نمبر جاری کروائے ہیں احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مکرم حبیب الرحمان صاحب کے درجات بلند کرے اور مکرم ڈاکٹر حمید الرحمان صاحب کو جزائے خیر عطاء فرمائے۔

درخواست دعا

مکرم ملک اللہ بخش صاحب (وکالت دیوان تحریک جدید) کی اہلیہ صاحبہ مختلف عوارض میں مبتلاء ہیں۔ نیز ان کی منجھلی بیٹی کے کان اور ناک میں تکلیف ہے۔ اپریشن متوقع ہے۔

- مکرم عبدالرحمن صاحب شاکر کی اہلیہ صاحبہ کی آنکھ کا آپریشن ہوا ہے۔
- مکرم چوہدری مولا بخش صاحب گوجرانوالہ ہسپتال میں داخل تھے۔ اب گھر آ گئے ہیں اور پہلے کی نسبت افاقہ ہے۔

احباب ان سب کی شفایابی کے لئے دعا کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کوٹلی آزاد کشمیر کا سالانہ اجتماع

مؤرخہ ۲۳، ۲۴ فروری بروز جمعرات جمعہ احمدیہ بیت الذکر کوٹلی میں منعقد ہوا۔ پہلے اجلاس کی صدارت مکرم امیر صاحب ضلع کوٹلی ڈاکٹر بشیر احمد صاحب نے کی۔ اجلاس کی کارروائی تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوئی۔ اسکے بعد خدام اور اطفال کے مابین تلاوت اور نظم کا مقابلہ ہوا۔ دوسرے اجلاس میں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر تقریر ہوئی۔ بعد میں خدام کے مابین تقریری مقابلہ ہوا۔ جمعۃ المبارک کے دن کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ اس کے بعد درس ملفوظات ہوا۔ نماز فجر کے بعد درس قرآن مجید ہوا۔ ورزشی مقابلہ جات میں خدام اور اطفال نے بڑی دلچسپی سے حصہ لیا۔

دوسرے دن باقاعدہ اجلاس کی صدارت مکرم عبدالرحمٰن صاحب نائب امیر ضلع کوٹلی نے کی۔ درس حدیث کے بعد اطفال کا تقریری مقابلہ ہوا۔ اسکے بعد ذہنی آزمائش کا دلچسپ مقابلہ ہوا۔ جس میں ضلع کی مجالس کو چار حصوں میں تقسیم کیا گیا تھا۔

آخری اجلاس کی صدارت مکرم مبشر احمد صاحب کاہلوں نمائندہ صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے کی۔ اپنے خطاب سے پہلے صدر صاحب اجلاس نے علمی و ورزشی مقابلہ جات میں انعام حاصل کرنے والے خدام اور اطفال میں انعامات تقسیم کئے۔ علمی مقابلہ جات (تلاوت و نظم و تقریر) میں مجموعی طور پر ۷۲ اطفال اور ۳۹ خدام نے حصہ لیا۔

اس اجتماع میں ۸ مجالس کے ۱۵۰ خدام و اطفال شامل ہوئے۔ ۲۰۰ زائرین نے بھی اجتماع میں شرکت کی۔ عہد اور دعا کے بعد ۳۰-۳ بجے اجتماع بخیر و عافیت اختتام پذیر ہوا۔

(قائد ضلع کوٹلی)

بقیہ: شرعی فتوے

کردی گئی ہے تاکہ عوام الناس کے یہ مسئلہ صاف طور پر سامنے آجائے اور شر پسند عناصر آئندہ اس قسم کے واقعات سے لوگوں کو بے جا اشتعال دلا کر خرمن امن کو تباہ نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ ہماری قوم اور قوم کے علماء کہلانے والوں کو سمجھ دے اور پر امن شہریوں کو ان کے ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔

(چوہدری محمد صدیق ایم اے انچارج خلافت لائبریری ربوہ)

تین دن سے زیادہ کسی آشنا سے ترک کلام نہ کرو۔

سخی اللہ سے قریب ہے۔
جنت سے قریب ہے۔
لوگوں سے قریب ہے۔
اور آگ سے دور ہے۔

ربوہ میں
ارجنٹ میل سروس کا اجراء

جناب ڈائریکٹر جنرل پوسٹ آفس اسلام آباد نے ربوہ شہر کے دیرینہ مطالبہ کو منظور فرما کر یکم اگست ۱۹۸۹ء سے U.M.S ارجنٹ میل سروس کا اجراء فرمایا ہے۔ جس کا باقاعدہ افتتاح یکم اگست ۱۹۸۹ء کو کیا جائے گا۔

ہیڈ پوسٹ ماسٹر۔ ربوہ

سرزمین قادیان کا اوّلین

مشہور دواخانہ

۱۹۱۱ء سے مصروف خدمت

گوجرانوالہ، ربوہ، قلعہ کالر، ملتان، کراچی

خبریں

★۔ خبر رساں ایجنسی پی۔ پی آئی کو حکومت پنجاب کی طرف سے پندرہ لاکھ روپے کی گرانٹ ملنے کا امکان ہے اس سے قبل مرکزی حکومت نے اس کی گرانٹ بند کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔

★۔ سوویت رہنما گورباچوف نے کہا ہے کہ وہ حکمران کمیونسٹ پارٹی کی ہر سطح سے قدامت پسند رہنماؤں کو نکال باہر کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ پارٹی کو نئے خون کی ضرورت ہے

★۔ وزیراعظم بے نظیر بھٹو نے زرعی اصلاحات کی خلاف ورزی کے خلاف وسیع پیمانہ پر تحقیقات کا حکم دے دیا ہے۔ اس سلسلے میں چیئرمین وفاقی لینڈ کمیشن ہر ہفتے ایک ضلع میں کھلی کچہری لگا کر گھپلوں کا پتہ چلائیں گے۔ پہلی کچہری ضلع اٹک میں لگے گی۔

★۔ بلوچستان کے وزیر اعلیٰ محمد اکبر بگٹی نے صدر مملکت غلام اسحٰق خان سے اپیل کی ہے کہ وہ وفاقی حکومت کو غیر قانونی، غیر آئینی اور غیر جمہوری اقدامات سے روکیں کیونکہ یہ وفاق کو شدید نقصان پہنچا سکتی ہیں۔ انھوں نے الزام لگایا کہ مسلح افواج کو وفاق کے اتحاد کے خلاف اور ایک سیاسی جماعت کی حمایت میں استعمال کیا جا رہا ہے۔ فرنٹیئر کور بلوچ عوام کے جمہوری حقوق کو دبانے کے لئے استعمال کی جا رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ وہ یہ تمام معاملات صدر اسحاق کے دورہ بلوچستان کے دوران زیر بحث لائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ آئینی بحران کو ختم کرنے کے لئے مشترکہ مفادات کی کونسل کا جلد اجلاس طلب کیا جائے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ بے نظیر بھٹو یہ اجلاس بلانے سے جان بوجھ کر گریز کر رہی ہیں۔

★۔ پاکستان ریلوے نے ٹرینوں کی آمد و رفت کو معمولی کے مطابق برقرار رکھنے کیلئے انتظامات کر لئے ہیں۔ وفاقی حکومت نے ۱۶ جولائی کو پہیہ جام ہڑتال کا سختی سے نوٹس لیا جس کی وجہ سے ہڑتال ملتوی ہو گئی۔

★۔ بھارت کے نوجوان کرکٹر نوجوت سدھو کو بھارتی پولیس نے قتل کے الزام سے بری کر دیا ہے۔ سدھو پر دسمبر ۱۹۸۸ء میں پٹیالہ میں ایک زمیندار گورنام سنگھ کے قتل کا الزام تھا۔

★۔ ممتاز پاکستانی کرکٹ مبصر مسٹر عمر قریشی نے کہا ہے کہ کرکٹ کے عالمی ارباب اختیار باؤلنگ پر پابندیاں لگا کر ویسٹ انڈیز کی برتری کو ختم نہیں کروا سکتے۔ انہوں نے کہا کہ نیوٹرل ایمپائرز کے مسئلے کو مزید دو سال تک مؤخر کرنے کا مطلب یہ ہے کہ مزید دو سال تک میزبان ملک کو بے ایمانی کرنے کی چھٹی دے دی گئی ہے

● ــــ کابل میں بچوں کے ایک سکول پر راکٹ گرنے سے دو خواب گاہوں کو نقصان پہنچا ہے۔ راکٹ گرنے سے چند منٹ قبل خواب گاہوں کو خالی کرا لیا گیا تھا۔

● ــــ چین نے یورپی برادری کے رکن ملکوں کی یہ درخواست مسترد کر دی ہے کہ ان کو تحریک جمہوریت میں ملوث ملزموں کے خلاف مقدمات کی سماعت کی کارروائی دیکھنے کی اجازت دی جائے۔ چین نے یورپی ملکوں فرانس، سپین اور آئرلینڈ کو بتایا ہے کہ یہ عمل ملکی امور میں مداخلت کے مترادف ہے۔ بی بی سی نے کہا ہے کہ عام اندازہ یہی ہے کہ سزا کا فیصلہ سماعت شروع ہونے سے قبل ہی کر لیا جاتا ہے

● ــــ بھارت کے ایٹمی پلانٹوں میں تابکاری مادہ کے اخراج کے ۳۰۰ حادثات ہو چکے ہیں۔ بھارتی اخبارات مشہور بھارتی ایٹمی مرکز تارا پور میں ہی ایسے کئی حادثات ہو چکے ہیں۔ اور بھارتی حکومت ایسے پلانٹوں میں کام کرنے والے کارکنوں کے تحفظ میں ناکام ہو چکی ہیں۔

کثرت پیشاب کورس	بول بستری کورس	شوگر (ذیابیطس) کورس	پتھری گردہ کورس	پتھری پتہ کورس
URINATION COURSE	BED URIN COURSE	DIABETES COURSE	KIDENY STONE COURSE	BILIARY COLIC COURSE
۴۰ روزہ کورس	۴۰ روزہ کورس	۴۰ روزہ کورس	۴۰ روزہ کورس	۴۰ روزہ کورس
قیمت ۴۰/-	قیمت ۳۰/-	قیمت ۸۰/-	قیمت ۱۵۰/-	قیمت ۱۵۰/-

تفصیلی لٹریچر فری طلب کریں

کیورٹو میڈیسن کمپنی۔ ربوہ

فون: سیلز ۷۷۱ / کلینک ۶۰۶ / رہائش ڈاکٹرز ۶۰۷